تذکرۃ الاولیاء
حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

دروازے کا ایک پٹ کھول دو۔ لیکن میں رات بھر اسی پریشانی میں کھڑا رہا کہ نہ معلوم داہنا پٹ کھولوں یا بایاں۔ کیوں کہ اگر ان کی مرضی کے خلاف غلط پٹ کھل گیا تو حکم عدولی میں شمار ہوگا چنانچہ انہیں خدمتوں کی برکت سے یہ مراتب مجھ کو حاصل ہوئے۔

ریاضت۔ آپ فرمایا کرتے کہ میں نے بارہ سال تک نفس کو ریاضت کی بھٹی میں ڈال کر مجاہدے کی آگ سے تپایا اور ملامت کے ہتھوڑے سے کوٹتا رہا جس کے بعد میرا نفس آئینہ بن گیا۔ پھر پانچ سال مختلف قسم کی عبادات سے اس پر قلعی چڑھاتا رہا۔ پھر ایک سال تک جب میں نے خود اعتمادی کی نظر سے اس کا مشاہدہ کیا تو اس میں تکبر و خود پسندی کا مادہ موجود پایا چنانچہ پھر پانچ سال تک سعی بسیار کے بعد اس کو مسلمان بنایا اور جب اس میں خلائق کا نظارہ کیا تو سب کو مردہ دیکھا اور نماز جنازہ پڑھ کر ان سے اس طرح کنارہ کش ہو گیا جس طرح لوگ نماز جنازہ پڑھ کر قیامت تک کے لئے مردے سے جدا ہو جاتے ہیں پھر اس کے بعد مجھے خداوند تعالیٰ تک پہنچنے کا مرتبہ حاصل ہو گیا۔

آپ مسجد میں داخلے سے قبل دروازے پر کھڑے ہو کر گریہ زاری کرتے رہتے تھے اور جب وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں خود کو حائضہ عورت کی طرح نجس تصور کرتے ہوئے روتا ہوں کہ کہیں داخلے سے مسجد نجس نہ ہو جائے۔ ایک مرتبہ آپ سفر حج پر روانہ ہو کر چند منزل پہنچنے کے بعد پھر واپس آگئے اور جب لوگوں نے ارادہ توڑنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ راستے میں مجھے ایک حبشی مل گیا اور اس نے مجھے اصرار کے ساتھ یہ کہا کہ خدا کو بسطام میں چھوڑ کر کیوں جاتا ہے۔ چنانچہ میں واپس آگیا۔

حج کے سفر میں کسی نے پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے؟ فرمایا حج کا۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کچھ رقم ہے؟ فرمایا دو سو دینار۔ اس نے عرض کیا کہ میں مفلس ہوں اور عیالدار ہوں لہٰذا یہ رقم مجھ کو دے کر سات مرتبہ میرا طواف کر لیجئے تو اسی طرح آپ کا حج ہو جائے گا۔ آپ نے اسی کے کہنے پر عمل کیا اور وہ رقم لے کر رخصت ہو گیا۔

جب آپ کے مراتب میں اضافہ ہونے لگا اور آپ کا کلام عوام کے ذہنوں سے بالاتر ہو گیا تو آپ کو سات مرتبہ بسطام سے نکالا گیا اور جب آپ نے نکالنے کی وجہ پوچھی تو کہا گیا کہ تم نہایت برے انسان ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جس شہر کا سب سے برا انسان بایزید ہو وہ شہر سب سے اچھا ہے۔

ایک شب آپ عبادت خانہ کی چھت پر پہنچے اور دیوار پکڑ کر پوری رات خاموش کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کو پیشاب میں خون آگیا اور جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اس کی دو وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ آج میں خدا کی عبادت نہیں کر سکا۔ دوم یہ کہ ایام طفولیت میں مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا تھا چنانچہ ان دونوں چیزوں سے ایسا خوف زدہ تھا کہ میرا قلب خون ہو گیا اور وہ خون پیشاب کے راستے سے نکلا۔